حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے مضحکہ خیز انداز میں جواب دیا: ''میں تو کچھ سن ہی نہیں رہا!''

اس جملے کے بعد کذاب کے چہرے کی زردی جل کر راکھ ہو جانے والے کوئلے کی سیاہی میں بدل گئی۔ اس کی منصوبہ بندی ناکام ہوگئی اور اس کے تشدد نے بھی کوئی کام نہ دکھایا۔ اسے ان لوگوں کے سامنے جن کو وہ اپنا معجزہ دکھانا چاہتا تھا ایسا زوردار طمانچہ پڑا کہ اس کی جعلی ہیبت ہوا ہوگئی۔ وہ ذبح شدہ سانڈ کی طرح پھنکارا اور اپنے اس جلاد کو آواز دی جو اپنی تلوار کے دانتوں سے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے جسم کی بوٹی بوٹی کرڈالنے والا تھا۔

اس نے جلاد سے کہا تلوار مار کر اس کے بدن کا ایک ٹکڑا اڑا دو۔ جلاد نے تلوار ماری اور جناب حبیب رضی اللہ عنہ کے بدن سے بوٹی اڑا کر رکھ دی۔

مسیلمہ نے پھر مخاطب ہو کر جناب حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب نے جواب دیا: ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ مسیلمہ نے کہا: اور یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ بولے: میں نے تم سے کہا ہے کہ میرے کان وہ بات سننے سے قاصر ہیں جو تم کہتے ہو۔ مسیلمہ نے جواب سنا تو جلاد کو حکم دیا کہ اس کے جسم کی ایک اور بوٹی اڑا دو۔ جلاد نے فوراً تلوار ماری اور جناب حبیب رضی اللہ عنہ کی ایک اور بوٹی اڑا کر رکھ دی۔ لوگ آپ پر نظریں گاڑے حیرت وتعجب سے دیکھے جا رہے تھے کہ کس قدر عزیمت واستقامت ہے۔

مسیلمہ مسلسل اسی طرح سوال کرتا رہا اور جلاد آپؓ کے بدن کی بوٹیاں اڑاتا رہا اور آپؓ بھی مسلسل یہی جواب دیتے رہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس مسلسل عمل سے آپؓ کے بدن کا آدھا حصہ کٹ کر ٹکڑوں کی صورت میں زمین پر بکھرا ہوا تھا اور آدھا دھڑ باقی رہ گیا تھا۔ بالآخر آپؓ کی پاکیزہ وعظیم روح پرواز کر گئی مگر زبان پر اسم محمد جاری تھا۔

اگر حضرت حبیب رضی اللہ عنہ جان بچانے کی خاطر دل سے ایمان پر قائم رہتے ہوئے مسیلمہ کذاب کی ہم نوائی کر لیتے تو ان کے ایمان میں کوئی نقص واقع نہ ہوتا اور نہ ان کے اسلام کو کوئی نقصان پہنچتا۔ مگر یہ شخص جو اپنے والد، والدہ، بھائی اور خالہ کے ہمراہ بیعت عقبہ میں حاضر ہوا تھا اور جس نے ان مبارک اور فیصلہ کن لمحات سے ہی اپنی بیعت اور بے نقص ایمان کامل کی ذمہ داری اٹھا رکھی تھی اس کے نزدیک یہ جائز نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی اور آغاز اسلام کے درمیان ایک لمحے کا بھی موازنہ کرتا اور زندگی کو اہم سمجھ کر اس کو بچانے کی راہ اختیار کرتا۔

لہٰذا ان کے پیش نظر یہ بات نہیں تھی کہ وہ اس واحد موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زندگی کو بچا لیتے جس موقع پر ان کے ایمان کی تمام داستان، ثبات وعظمت، قربانی وبطولت اور راہ حق وہدایت میں جان قربان کر کے مرتبہ شہادت پا لینے کے ایسے نمونے میں ڈھل گئی کہ قریب تھا کہ وہ اپنی حلاوت ودلکشی میں ہر کامیابی اور فتح ونصرت سے آگے نکل جاتی۔

ادھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معزز پیغام رساں کی شہادت کا علم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے فیصلے پر صبر کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نور بصیرت کی روشنی میں مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ رہے تھے اور ممکن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قتل کو اپنے سر کی آنکھوں سے مشاہدہ فرماتے۔

ادھر حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کی والدہ جناب نسیبہ بنت کعبؓ نے لمبے عرصے تک اپنے دانتوں کو بھینچے رکھا پھر یہ قسم کھاتے ہوئے دانتوں کو کھولا کہ وہ خود مسیلمہ سے اپنے بیٹے کا انتقام لیں گی۔ اور اس ناپاک کے جسم میں اپنا نیزہ اور تلوار گھسا کر رہیں گی۔ قدرت جو اس وقت ان کے صدمے، صبر اور تکلیف کو دیکھ رہی تھی، نہ معلوم اسے ان کی یہ ادا کس قدر پسند آئی کہ اس نے اس وقت یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس خاتون کے ساتھ رہے گی یہاں تک کہ وہ اپنی قسم پوری کر لے۔

کچھ وقت گزرا کہ وہ موقع آ گیا جس کے نقوش دائمی ہیں یعنی جنگ یمامہ کا موقع! خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کی طرف جانے والے لشکر اسلام کو تیار کیا۔ جہاں مسیلمہ نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا تھا۔ حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا بھی لشکر اسلام کے ساتھ نکل پڑیں اور میدان جنگ کے اندر معرکہ کارزار میں اس طرح گھس گئیں کہ آپؓ کے دائیں ہاتھ میں تلوار اور بائیں ہاتھ میں نیزہ تھا اور زبان یہ للکار لگا رہی تھی کہ ''اللہ کا دشمن مسیلمہ کہاں ہے؟''

جب مسیلمہ قتل ہو گیا اور اس کے پیروکار دھنکی ہوئی روئی کی مانند گرنے لگے اور اسلام کے جھنڈے کامیاب و کامران ہو کر بلند ہو گئے تو حضرت نسیبہؓ کھڑی ہو گئیں اور آپؓ کی حالت یہ تھی کہ آپ کا تنومند و طاقتور جسم زخموں سے چھلنی تھا۔ آپؓ اس طرح کھڑی تھیں گویا اپنے شہید بیٹے حضرت حبیبؓ کے روئے مبارک کو صاف طور پر دیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ آپؓ نے اپنے لخت جگر کو یوں محسوس کیا کہ اس نے زمان و مکان کو اپنی عظمت سے بھر دیا ہے!

ہاں...... بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حضرت نسیبہ فتح و نصرت کی خوشی سے مسکراتے اور لہراتے جس بھی پرچم کی طرف نگاہ اٹھاتیں اس کے اوپر اپنے بیٹے حضرت حبیبؓ کا چہرہ ہنستا مسکراتا اور کودتا اچھلتا دیکھتیں...... اللہ اکبر

مسافرانِ آخرت

- اہلیہ مرحومہ، مولانا فقیر اللہ رحمانی چوہان ● خوش دامن مرحومہ، حافظ محمد اشرف (رحیم یار خان)
- بنت مرحومہ، قاری غلام رسول، ناگڑیاں (گجرات)　　قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

دعاءِ صحت

- سید عطاء المحسن بخاریؒ کے دیرینہ دوست جناب چودھری شفیق ایڈووکیٹ
- والدہ محترمہ، شیخ محمد عاطف ● اہلیہ محترمہ، جناب محمد علی ● مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن اللہ نواز خان
- والدہ محترمہ، محمد الیاس میراں پوری ● والدہ محترمہ، فرحان الحق حقانی ● جام غلام یٰسین (ماہڑہ، مظفر گڑھ)

قارئین سے دعاصحت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)